© rasailojaraid.com

مولانا **محمد اکرم مدنی** حفظہ اللہ
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمہ القرآن الکریم

صلہ رحمی کی اہمیت وفضیلت

قولہ تعالیٰ

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ (النحل۔۹۰)

قرآن حکیم کی مذکورہ جامع آیت میں تین مثبت احکام دیئے گئے ہیں۔ عدل و احسان اور قرابت داروں کا حق ادا کرنا۔ ان میں سے عدل واحسان کے متعلق گفتگو ہو چکی ہے اور آج کی نشست میں تیسرے حکم یعنی قرابت داروں اور رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی کے متعلق گذارشات قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش خدمت ہیں۔ رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی کو شریعت میں صلہ رحمی کا نام دیا گیا ہے اور اسلام میں صلہ رحمی کی بہت زیادہ اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسألہ فی اثرہ فلیصل رحمہ (متفق علیہ) جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی اور اس کی عمر میں اضافہ (برکت) ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جہاں صحابہ رضی اللہ عنہ کو توحید و رسالت پر ایمان لانے اور عبادت کرنے کا حکم دیتے تھے وہاں اخلاق حسنہ اور صلہ رحمی کے متعلق بھی تاکید فرماتے تھے۔ جیسا کہ ابوسفیان کے جواب سے واضح ہوتا ہے جو انہوں نے ہرقل کے پوچھنے پر دیا تھا۔

یقول اعبدو اللہ ولا تشرکو بہ شیئا واترکوا مایقول آباء کم ویامرنا بالصلوۃ والصدق والعفاف والصلۃ (بخاری و مسلم) وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے آباؤ اجداد کی (غلط باتیں) چھوڑ دو اور ہمیں نماز کا اور سچائی' پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف عبادات کا ہی اہتمام نہیں کرتے تھے بلکہ قرابت داروں کے حقوق اور صلہ رحمی کا بڑا خیال کرتے تھے۔ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رشتے دار تھے اس لئے وہ ان کی کفالت کرتے تھے۔ جس وقت بعض بدبختوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کیا تو مخلص مگر سیدھے سادھے لوگس میں جو حضرات ان سے متاثر ہو گئے تھے ان میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت صدمہ پہنچا جو ایک فطری امر تھا چنانچہ نزول براءت کے بعد غصے میں انہوں نے قسم اٹھالی کہ وہ آئندہ مسطح کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ قسم پسند نہ آئی اور یہ آیت نازل فرمائی:

ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربیٰ..الخ (سورۃ نور آیت ۲۲) جس کا ترجمہ یہ ہے تم میں سے جو صاحب فضل اور مال میں کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابتداروں اور مساکین اور مہاجرین کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہیں کھا لینی چاہئے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کرنی چاہئے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے اور اللہ گناہوں کو معاف کرنے والا مہربان ہے۔ قرآن حکیم کا یہ انداز بیان اتنا موثر تھا کہ اسے سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بے ساختہ پکار اٹھے "کیوں نہیں" اے ہمارے رب ہم ضرور یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں معاف فرمادے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے حسب سابق حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کی مالی سرپرستی شروع فرمادی۔ (فتح القدیر/تفسیر ابن کثیر) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں کے ساتھ صلہ رحمی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ترجمہ الحدیث

اللہ کیلئے محبت کی فضیلت کا بیان

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ثلاث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان۔ ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما' وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار (متفق الیہ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں ایسی ہیں جن میں وہ ہوں گی وہ ان کی بدولت ایمان کی لذت اور مٹھاس محسوس کرے گا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے ماسوا ہر چیز (پوری کائنات) سے زیادہ محبوب ہو۔

☆ اور یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ کیلئے محبت رکھے۔

☆ اور یہ کہ وہ دوبارہ کفر میں لوٹنے کو جب اس سے اللہ نے اسکو بچالیا اس طرح برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو وہ برا سمجھتا ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ حدیث میں محض اللہ کی رضا کیلئے محبت رکھنے کو ان خصائل حمیدہ میں شمار کیا گیا ہے جن کی بدولت انسان کو ایمان کی لذت محسوس ہوتی ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس محبت میں دینوی مفادات کے نشیب وفراز کے ساتھ اتار چڑھاؤ نہیں آتا۔ بلکہ یہ محبت ہر صورت میں قائم اور محبوب کا اکرام واحترام لازماً برقرار رہتا ہے۔ نیز اللہ و رسول کی محبت تو ایمان کی بنیاد ہے اور کائنات کی ہر چیز سے ہی محبت کے زیادہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے احکام وفرامین کی اطاعت اور ان کی رضامندی اہل وعیال والدین' عزیز واقارب اور احباب وغیرہ کی خواہشات اور دنیا کے ہر مفاد اور غرض پر بالا ہو اور جب ان دونوں کا ٹکراؤ ہو تو اللہ کی رضا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو مقدم رکھا جائے اور کفر سے کراہت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانیوں سے اجتناب کیا جائے کہ کہیں ارتکاب معصیت اللہ کی ناراضگی کا سبب نہ بن جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپس میں اپنی رضاء کیلئے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

© rasailojaraid.com